مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اَقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اَورعام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اَللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

دوبارہ زندگی پہلی پیدائش سے مشکل نہیں
اللہ ''یکتا'' ہے کوئی اُس کا ہمسر نہیں۔موت کے بعد پھر زندہ ہونا ہے

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 74 سائیڈ A 1987 - 08 - 09)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حق تعالیٰ نے اَنبیاءِ کرام کے ذریعے تمام چیزیں بتلائی ہیں اَخلاق کے متعلق بھی ہیں، ایک دُوسرے سے معاملات کے متعلق بھی ہیں، عبادات کے متعلق، عقائد کے متعلق یہ تمام چیزیں بتلائیں اَور گفتگو میں بعض بے اِحتیاطیاں کرتے ہیں لوگ، سمجھ کی غلطی ہوتی ہے اُن میں بھی بے اِحتیاطیوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

یہاں حدیث شریف میں آیا ہے کَذَّبَنِی ابْنُ آدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذَالِکَ اِنسان نے مجھے جھٹلایا اَور اُسے یہ حق نہیں تھا، یہ کون کہتا ہے ؟ حق تعالیٰ فرماتے ہیں

وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذَالِکَ اُس نے مجھے برا کہا اَور ایسے جیسے بہت ہی برا لگے جیسے گالی ہو وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذَالِکَ اِنسان کو یہ حق نہیں تھا۔

اللہ کو جھٹلانا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِن دونوں جملوں کی وضاحت میں کہ فَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ اِنسان نے جو مجھے جھٹلایا ہے اُس کا مطلب کیا ہے ؟ اُس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَأَنِیْ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ نہیں اُٹھائیں گے، مرنے کے بعد قصہ ختم ہو جائے گا یہ گویا اُس نے میری بات کو جھٹلایا۔ اَور یہ بہت بڑی بنیاد ہے تمام اَعمال کی نیکیوں کی بنیاد آخرت کا عقیدہ ہے اَگر آخرت پر اِعتقاد ہو اَور اِیمان ہو تو بہت سے گناہ اِنسان نہیں کرتا بچ جاتا ہے تو یہ جو فرمایا کہ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَأَنِیْ اِنسان یہ کہتا ہے کہ ہرگز مجھے وہ نہیں لوٹائے گا جیسے اُس نے مجھے پیدا کیا ہے۔

حق تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ عقل سے بھی سمجھ سکتا ہے آدمی کہ پہلی دفعہ جو پیدا فرمایا ہے اِنسان کو تو پہلی دفعہ کام مشکل ہوا کرتا ہے دوبارہ کرنا مشکل نہیں ہوتا عقلی طور پر سمجھ میں آتی ہے یہ بات تو پہلی دفعہ پیدا کرنا اَور دوبارہ اُس کو اُٹھانا اِن دونوں میں آسان کون سا ہے ؟ تو دوبارہ اُٹھانے میں کیا مشکل بات ہے جب اُس نے پیدا فرمایا ہے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ دوبارہ اُٹھا سکتا ہے اَور اُس نے فرمایا میں دوبارہ اُٹھاؤں گا اَور حساب ہوگا اَعمال پیش ہوں گے۔

اللہ کو گالی دینا :

دُوسری بات وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ اِنسان جو مجھے برا کہتا ہے جو مجھے بری لگتی ہے بات جیسے گالی کسی کو بری لگتی ہو وہ یہ ہے کہ اِتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا اللہ کا بیٹا ہے تو اللہ کے بیٹے ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ اُس کے بیوی بھی ہے اَور بیوی ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ وہ محتاج ہے بیوی کا محتاج ہے بیوی کی ضرورت ہے اُسے جبکہ وہ ایسا ہے کہ اُس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے خود اُس کو، اُس کی ذات کو کسی چیز کی ضرورت نہیں اَور سب اُس کے محتاج ہیں۔ ''اللہ'' اُس ذات کو کہتے ہیں کہ جسے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو اَور سب اُس کے محتاج ہوں وہ ''اللہ'' ہے۔

تو یہ جو وہ کہتا ہے اِس طرح سے اِتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا حالانکہ میں یکتا ہوں میں بے نیاز ہوں

وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ اَور " صَمَدُ " کے معنٰی بہت وسیع ہوتے ہیں اَلَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ میری ذات وہ ہے کہ نہ میں نے پیدا کیا ہے کسی کو نسلی طور پر اَور نہ میں نسلی طور پر پیدا ہوا ہوں جیسے تناسل ہوتا ہے بلکہ میں خود بخود ہوں وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ [1] اَور میرا کوئی ہمسر نہیں۔

" کُفُوْ " ہمسر کو کہتے ہیں جیسے فلاں خاندان فلاں خاندان کے برابر ہے اُس کا کفو ہے اُن میں بیاہ شادیاں ہوتی ہیں آپس میں، وہ ہم پلہ ہیں (تو فرمایا کہ) وہ بات میرے ساتھ کسی کی بھی نہیں ہے۔

دُوسرے کلمات اِسی حدیث شریف کے حضرت عبداللہ اِبن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ یہ ہیں کلمات فَقَوْلُہٗ لِیْ وَلَدٌ وَسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً اَوْ وَلَدًا [2] جو مجھے گالی دینا ہے برا کہنا ہے گالی کے برابر، وہ یہ ہے کہ وہ یہ کہے کہ میرا بیٹا ہے کوئی میرے اَولاد ہے کوئی وَسُبْحَانِیْ اَور میری ذات پاک ہے بہت برتر ہے بہت بالا ہے اِن چیزوں سے اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً کہ میرے کوئی بیوی ہو اَوْ وَلَدًا یا اَولاد ہو یہ سب محتاجوں کے کام ہیں۔ اِنسان تو ہے محتاج ٹھیک ہے اُس کو بیوی کی بھی ضرورت ہے پھر بچوں کی بھی ضرورت ہے پھر ترکہ کے سنبھالنے کے لیے بچوں کی ضرورت ہے پتہ نہیں کس کس چیز کے لیے ضرورت سوچتا ہے تو یہ تو اِنسان کے لیے ہے جو فانی ہے، جو ہمیشہ سے ہے اَور ہمیشہ تک ہے اُس کے لیے تو یہ بات نہیں ہوسکتی۔

تو حق تعالیٰ نے یہ عقیدہ اَنبیاءِ کرام کے ذریعہ پہنچایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے نیاز ہے وہ یکتا ہے وہ اَکیلا ہے وہ ہمیشہ سے ہے سب کو اُس نے پیدا فرمایا اَور وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا۔

اَور اِسی طرح سے یہ عقیدہ کہ حق تعالیٰ دوبارہ اُٹھائیں گے اِنسان کو اَور اُس کا حساب ہوگا جس طرح پہلی دفعہ پیدا ہوا ہے اِسی طرح دوبارہ حق تعالیٰ زندگی عطا فرمائیں گے اَور خدا کے سامنے پیش ہوگا، یہ دو عقیدے اِس حدیث شریف میں بتلائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر اِستقامت دے اَور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا........

---

[1] مشکوٰۃ کتاب الایمان رقم الحدیث ۲۰ و بخاری شریف کتاب التفسیر رقم الحدیث ۴۹۷۴

[2] مشکوٰۃ کتاب الایمان رقم الحدیث ۲۱ و بخاری شریف کتاب التفسیر رقم الحدیث ۴۴۸۲